کی جاتی ہے ۔ آج کل کلچر کی سرکس شہر شہر گھوم رہی ہے ۔ ہم وینز ویلا یا سسلی میں نہیں رہتے کہ ہمیں تم یہ بتانے چلے ہو کہ ہم کیا ہیں ۔ گھونگھرو اور رنگ برنگے کپڑوں میں ملبوس لڑکوں سے تال ملا کر ناچتی ہوئی لڑکیاں ہمارا کلچر نہیں ہیں ہمارا کلچر بھوک ہے ، پیاس ہے ، استحصال ہے ظلم ہے ، نشہ ہے ، دھکے شاہی ہے خیانت ہے (عوام ریلوے کی سلسل تشدد ہے) سونے کی بائیس ڈھیریاں اور ستائیس کروڑ بھوکے پیٹ ہیں ۔ اکھڑتی سڑکیں ۔ ٹوٹتی پلیں اور دریا کے بہتے ہوئے بند ہیں ۔ ہمارا کلچر سدا سے وطن فروشی ہے ہمارا کلچر میر جعفر ہے ۔ ہمارا کلچر میر صادق ہے ۔ ہمارا کلچر فیض احمد فیض ہے ۔ ہم پاکستانی فلمیں بہت دیکھ چکے ہیں اور کرنا چاہتے ہو تو کام کی بات کرو ۔ عقل کی بات کرو ۔ خلوص کی بات کرو ۔ بقا کی بات کرو ۔"

بخاری صاحب ! آپ زین صاحب سے لیکر اسلم اظہر تک دیدہ دانستہ ۔ دینی اقدار کے خلاف ۔ کلچر کے نام پر ایک مہم میں شامل ہیں ۔ آپ بخوبی سمجھتے ہیں کہ کمیونسٹ اور لادینی عناصر نے پاکستان سے اسلامی اقدار و اسلاف کو ختم کرنے کا یہ ایک نیا طریقہ نکالا ہے ۔ اور آپ جیسے بہت سارے لوگ ترقی پسندی کا لیبل لگا کر اُن کیلئے ٹول کے طور پر کام کر رہے ہیں ۔

پچھلے دنوں آپ کے مہنگائی والے پروگرام میں ایک عورت نے جب کہا ۔ کہ ایم این اے ، ایم پی اے الیکشن سے پہلے گھر گھر آتے ہیں ، بیشمار وعدے کرتے ہیں ۔ کہتے ہیں ۔ " ہم آپ کے خادم ہیں ۔ بیمار کو دوا لا کر دیں گے ۔ بھوکے کو روٹی کھلائیں گے " مگر جب منتخب ہو جاتے ہیں تو اُن کی ساری باتیں مشرقی معشوق کی کہہ مکرنیاں ثابت ہوتی ہیں جس کے چھ سات بچے ہوں ۔ مہنگائی میں کیسے گزارہ کرے گا ؟

تو آپ نے اس عورت کو کہا ۔ " بی بی کچھ منصوبہ بندی سے بھی کام لے لیا کریں نا "..... ؟ ہال میں تالیاں بجیں اور آپ اس غریب عورت کو شرمندہ کر کے بہت خوش ہوئے ۔

بخاری صاحب ! آپ سے سوال ہے ۔ اگر اس عورت کی جگہ آپ کی بہن کھڑی ہوتی ۔ تو آپ اُس سے اسی طرح بات کرتے اور اگر آپ کا جواب مثبت میں ہے ۔ تو آپ کے اس نام نہاد کلچر اور فحاشی و بے حیائی کی حامل ثقافت پر ہزار بار لعنت ۔ بے شمار ۔ بکارِ ثواب !